

میاں بیوی کب تک

مع

طلاق کے شرعی مسائل

طلاق کے واقعات زیادہ ہونے لگے ہیں
اسے روکنے اور طلاق سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لیے
یہ کتابچہ پیش خدمت ہے اسے ضرور پڑھیں

مرتب

شیخ الحدیث محمد اسماعیل ضیائی غفرلہ

با اہتمام

مولانا محمد افضل حسین قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میاں بیوی کب تک

مع

طلاق کے شرعی مسائل

طلاق کے مسائل زیادہ ہونے لگے ہیں
اسے روکنے اور طلاق سے متعلق معلومات فراہم کرنے کیلئے یہ
کتابچہ پیش خدمت ہے اسے ضرور پڑھیں

مرتب

شیخ الحدیث محمد اسماعیل ضیائی غفرلہ (دارالعلوم امجدیہ)

با اہتمام

مولانا محمد افضل حسین قادری

www.gulfishanmasjid.com

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَلَى سَائِرِ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْعَامِلِينَ عَلَى شَرِيعَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ

یہ کتابچہ ہر عام و خاص کیلئے اہم معلومات اور حقوق زوجین پر مشتمل ہے، نماز و دیگر احکام اسلامی کی پابندی کریں اور اپنے گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنائیں اور ہر اہم کام سے پہلے مشورہ کر لیا کریں مشورہ کرنا سنت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ دِمَّ مَنِ اسْتَشَارَ“ وہ شرمندہ نہ ہوا جس نے مشورہ کر لیا۔

﴿سوالات و جوابات﴾

سوال 1: مرد کے حقوق عورت پر اور عورت کے حقوق مرد پر کیا ہیں؟

جواب: مرد کے حقوق:

عورت اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ جائے مرد حکم کرے اور شرعاً جائز ہو اگر عورت اس کے کرنے پر قدرت رکھتی ہے تو بجالائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اگر مخلوق کیلئے سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے، شوہر کو ناراض کرنے پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے، عورت ایمان کا مزہ نہیں پائے گی جب تک شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔

عورت پاکدامن:

حقوق اسلام و حقوق شوہر ادا کرنے والی جنت کے جس دروازے سے داخل ہو، اس کی مرضی ہے عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ شوہر اس سے راضی ہو وہ جنتی ہے۔

عورت کے حقوق:

شوہر حسب حیثیت علیحدہ کمرہ جس میں زندگی کی ضروریات ہو مہیا کرے، اس کا مہر ادا کرے، نان نفقہ

حسب حیثیت دے، گالی نہ دے، چہرے پر نہ مارے، نازک اعضاء پر نہ مارے، اچھی نصیحت کرے، برائی سے روکے، خود بھی نماز پڑھے عورت کو بھی حکم دے، اچھائی پر داد اور بری بات کو نظر انداز کر دے، ناراض نہ رکھے، طہارت و صفائی کا خود بھی خیال کرے اور اسے بھی تعلیم دے، بد دوستوں کو گھر میں نہ لائے، اس کی اولاد کی ضروریات پوری کرے، بلوغت تک اولاد کی تعلیم پر خاص توجہ رکھے، رزق حلال کھلائے۔

شادی سے قبل طرفین کو چاہئے کہ خوب سوچ بچار کر لیں، لڑکے اور لڑکی کی رائے معلوم کر لیں، ہو سکے تو ایک دوسرے کو دیکھ لیں اس لئے کہ ایک نئے رشتے کی طرف جارہے ہیں اور زندگی بھر باہم رہنا ہے ایک دوسرے کا دکھ درد سہنا ہے، ہو سکے تو استخارہ بھی کر لیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو گانہ نماز پڑھ کر دعا کر کے سو جائیں طبیعت کام کی طرف راغب ہو تو یہ بہتری کا اشارہ ہے، جب خوب عزم کر لیں اس کے بعد رشتہ کریں بعد نکاح زوجین ایک دوسرے کے حقوق بجالائیں بہت سے گھر اس لئے تباہ ہو جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہیں کرتے، کبھی مرد کی کوتاہی ہوتی ہے اور کبھی عورت کی۔

دونوں میاں بیوی کو چاہئے کہ آپس میں اتفاق رکھیں نا اتفاقی کو قریب نہ آنے دیں، اپنی بات منوانے کیلئے دونوں ضد نہ کریں، بچوں کے مستقبل کیلئے غصہ پی جائیں، اگر میاں بیوی میں الفت محبت پیدا ہوگی تو اولاد کے درمیان بھی محبت ہوگی اس کا اثر اولاد پر زیادہ ہوتا ہے اور لڑائی دیکھ کر بچے لڑنا سیکھیں گے۔

ساس سر کو چاہئے کہ بہو کو اپنی لڑکی سمجھیں جس طرح اپنی لڑکی کی غلطی کو نظر انداز کر دیتے ہیں بہو کی غلطی کو بھی نظر انداز کر دیا کریں، اس کی صحت کا خیال رکھیں، اس کی طاقت سے زیادہ کام کا بوجھ نہ ڈالیں، بہو کو چاہئے ساس سر کو اپنے والدین سمجھے، جائز خدمت کرے ادب و احترام کرے، داماد بھی اس طرح کا برتاؤ کرے۔

مرد عورت بعد نکاح مرنے تک میاں بیوی ہیں، مرنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں جنتی ہوئے تو پھر جنت میں بھی وہ میاں بیوی ہوں گے کسی ایک کے جنتی ہونے سے جنت میں ایک ساتھ نہ ہوں گے، اسی طرح اگر مرد نے تین طلاق دے دی تو میاں بیوی نہ دنیا میں رہیں گے نہ آخرت میں۔

مرد حضرات عورتوں سے اچھا برتاؤ کریں، بغیر قصور عورت کو ملامت ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں، اسی طرح عورتیں مرد کو طیش نہ دلائیں، شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ مطالبہ اور دباؤ نہ ڈالیں، دونوں نے جب ایک زندگی کا

بندھن بنا لیا ہے تو اسے نہ توڑیں، معمولی بات پر ایک دوسرے سے ناراضگی اور لڑائی نہ کریں بعض مرتبہ ایسی لڑائی سے طلاق ہو جاتی ہے اس سے گھرا جڑ جاتا ہے، بچے بکھر جاتے ہیں، قتل و غارت کی نوبت آ جاتی ہے۔

طلاق کو مذاق یا کھیل نہ سمجھیں، پہلے یہ سمجھ لیں کہ لفظ ”طلاق“ یا ”چھوڑ دیا“ نکاح کو ختم کرنے کیلئے بنایا گیا ہے لہذا انتہائی غصہ اور ناراضگی اور آپس کی لڑائی میں بھی ہوش و عقل کو قابو میں رکھیں ایسا نہ ہو کہ منہ سے غلط لفظ نکال کر ہمیشہ کی پشیمانی میں مبتلا ہو جائیں۔

طلاق دینا اللہ کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ اور بری بات ہے لیکن جب طلاق دے گا تو ہو جائے گی، جب انسان نکاح کرے تو ہر صورت میں نبھائے، عورت بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی لہذا اس کی طرف سے مزاج کے خلاف بات سنو تو برداشت کرو، جب میاں بیوی کی ناراضگی حد سے بڑھ جائے اور گھر آباد رکھنے کی صورت نہ رہے اور اُس سے مرد نے علیحدگی کا پکا ارادہ کر لیا ہو یا عورت خود طلاق مانگ رہی ہو تو آپ اسلام اور شریعت کے مطابق فیصلہ کریں۔

لہذا خوب یاد رکھیں طلاق دینا جب آپ ضروری سمجھتے ہیں تو پاکی کی حالت میں صرف ایک ہی طلاق دیں اور دو مردوں کو گواہ کر لیں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالیں، تین طلاقیں ہرگز نہ دیں، ہرگز نہ دیں ہرگز نہ دیں، چاہے کوئی وکیل یا جج یا کنبے کا سربراہ بھی کہے اور نہ کسی وکیل کے بنائے ہوئے تین طلاق نامے پر دستخط کریں۔

اسی طرح جب عورت حاملہ ہو یا ناپاک حالت میں ہو یعنی ناپاکی کے دنوں میں طلاق نہ دیں یہ کام حرام ہے، گناہ ہے لیکن اگر طلاق دیں گے تو واقع ہو جائے گی، یاد رکھیں! ایک طلاق سے بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے، عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ جب تک تین طلاقیں نہ دیں عورت کو طلاق نہیں ہوتی یا وہ نکاح سے باہر نہیں ہوتی یہ غلط ہے اور اسلام سے ناواقفیت ہے۔

ایک طلاق کے بعد عورت عدت گزار کر کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے اگر اپنے سابقہ شوہر کے ساتھ رہنا چاہے تو عدت کے اندر رجوع یا عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے پھر اگر اس مرد نے دوسرے نکاح کے بعد طلاق دی تو جملہ دو طلاقیں واقع ہو جائیں گی یعنی پہلی دی ہوئی طلاق باقی ہے رجوع کرنے یا نکاح دوبارہ کرنے سے ختم نہ ہوگی۔

تین طلاقیں ایک ساتھ دینا حرام ہے لیکن دے دیں تو واقع ہو جائیں گی جیسے کسی کو قتل کرنا حرام ہے لیکن قتل کرے گا تو انسان مر جائے گا، تین طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی جب تک حلالہ شرعیہ نہ ہو جائے یہ شوہر کیلئے اسلام نے سزا رکھی ہے کہ اس نے اسلامی طریقے سے نکاح کیا اور نکاح ختم کرنے کیلئے اسلامی طریقہ نہ اپنایا بلکہ شیطان کو خوش کیا اور اپنے غصے کو قابو میں نہ رکھایا غلط لوگوں کے مشورہ پر عمل کیا۔

عورت سے نکاح جب تک قائم ہے بیوی ہے جب نکاح ختم ہو جائے تو بیوی نہ رہی وہ اپنی پسند سے جس سے چاہے شرعاً شادی کر سکتی ہے اور اسلام میں عورت پر کوئی عار نہیں نہ بری بات ہے، لیکن تین طلاق کے بعد شوہر کے پاس پڑے رہنا برداشت کرنا حرام اور بری بات ہے۔

بعض حضرات کو معلوم نہیں جوش اور غصے میں آ کر کہہ دیتے ہیں تجھے چھوڑ دیا یا آزاد کر دیا اس سے بھی طلاق ہو جاتی ہے یا شرط سے کہے، مثلاً یہ کام اتنے عرصے میں نہیں کیا تو تجھے طلاق ہے یا کہا اتنی رقم ایک ماہ تک یا اتنے عرصے میں نہیں لائے گی تو تجھے طلاق اگر وہ کام نہ کر سکی یا اس نے نہیں کیا اور وقت گزر گیا تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال 2: کیا تین طلاقیں ایک مجلس میں دینے سے ایک شمار ہوگی؟

جواب: تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی چاہے ایک مجلس میں تین طلاق دے یا الگ الگ مجلس میں دے تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی، تین طلاق تین الگ الگ جگہ دینے سے تین شمار ہوتی ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ تین طلاقیں ایک نشست میں دینے کے بارے میں کچھ لوگ اختلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں ایک شمار ہوگی یہ لوگ غلطی پر ہیں۔

(قرآن پاک، پارہ نمبر ۲، رکوع نمبر ۱۳) میں ہے مرد کو دو مرتبہ رجوع کا حق ہے تین دے دی اب رجوع کا حق ختم ہو گیا جب تک عورت دوسرے مرد سے شادی نہ کرے۔

بخاری شریف، جلد ۲، کتاب طلاق میں ہے ایک عورت کو اس کے مرد نے تین طلاقیں دے دیں عورت نے دوسرے مرد سے نکاح کے بعد پہلے مرد کے پاس آنا چاہا، آپ ﷺ نے آنے سے منع کر دیا یہاں تک کہ نیا مرد و عورت ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لیں۔

جو تین طلاق کو ایک شمار کر کے مرد و عورت کو ایک ساتھ رہنے کا حکم سناتے ہیں، بہت بڑی غلطی پر ہیں خود بھی گنہگار ہیں اور تمام لوگوں کا گناہ اپنے سر لے رہے ہیں، تین طلاق دینے کے بعد مرد اور عورت جو باہم ساتھ زندگی گزاریں گے وہ زنا اور گناہ میں گزرے گی بعد میں ہونے والی اولاد ولد الزنا ہوگی باپ سے نسبت بھی ثابت نہ ہوگا، ایسے گروہ جو غلط مشورہ اور فتویٰ دیتے ہیں وہ نہ دینی خدمت کرتے ہیں اور نہ دنیوی خدمت۔

کیا ایک مجلس میں چار رکعت نماز ایک شمار ہوتی ہے؟ جب نمازیں ایک مجلس میں جتنی پڑھی جائیں اتنی ہی شمار ہوتی ہیں تو تین طلاقیں ایک مجلس میں ایک کیسے شمار ہوں گی؟ ایک شمار کرنا سراسر عقل کے بھی خلاف ہے۔

سوال 3: خلع کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے بدلے میں نکاح ختم کرنے کا نام ”خلع“ ہے۔ عورت خلع کے معنی سمجھ کر شوہر سے یہ کہے مجھے مہر کے بدلے میں خلع دے دو یا ۱۰۰۰ روپے کے بدلے میں اور شوہر نے کہا کہ تجھے خلع دے دی خلا ہوگئی یا کہاں ہاں، تو بھی خلع ہوگئی، شوہر نے کہا تجھے خلع دی اور مال کا تذکرہ نہ کیا تو یہ طلاق ہوگی۔

سوال 4: طلاق، خلع، طلاق رجعی، طلاق بائن خفیہ، طلاق بائن غلیظہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: طلاق نکاح ختم کرنے کا نام ہے۔ خلع کا حق عورت کو ہے، عورت نکاح کے بعد شوہر سے یہ کہے کہ میں اپنا مہر معاف کرتی ہوں تو مجھے چھوڑ دے شوہر نے قبول کیا یہ خلع ہے۔

رجعی طلاق:

طل، ق کے لفظ سے جو لفظ بنا کر بولا جائے ایک بار کہنے سے ایک طلاق رجعی، دوبار سے دو رجعی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر بغیر نکاح و حلالہ کے رجوع کر سکتا ہے صرف یہ کہے کہ میں تمہیں اپنے نکاح میں واپس لیتا ہوں یہ ایک یا دو بار بولے ہوئے گنتی میں باقی رہیں گے۔

طلاق بائن خفیہ:

عورت کو کنایہ کے الفاظ سے بہ نیت طلاق یہ کہے، مثلاً فارغ کر دیا، فارغی لے دفع ہو جا، نکل جا وغیرہ

سے طلاق بائن خفیہ ہوگی اس طرح رجعی طلاق کی عدت گزر جائے وہ بھی طلاق بائن خفیہ ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت یا عدت کے بعد دوبارہ نکاح کرنا ہوگا حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

طلاق مغلظہ یا غلیظہ:

جب طلاق کی تعداد کسی طرح تین ہو جائے تو وہ مغلظہ یا غلیظہ ہے۔

سوال 5: کیا خلع لینا یا خلع کرنا ناجائز ہے؟

جواب: میاں بیوی میں نا اتفاقی رہتی ہو اور اندیشہ ہے احکام شرع کی پابندی نہیں کر سکیں گے تو خلع لینا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

بخاری شریف و مسلم کی حدیث ہے۔

خلاصہ ”ثابت بن قیس کے حسن میں صرف کمی تھی دیندار تھے پھر بھی ان کی اہلیہ نے خلع کا مطالبہ کیا آپ ﷺ نے عورت سے کہا کہ مہر میں جو باغ لیا ہے واپس کرو اس نے واپس کیا اور خلع کرایا گیا: (قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲، رکوع نمبر ۱۳ میں بھی ہے) ترجمہ: وہ دونوں حدودِ خالق کو قائم نہ رکھ سکیں تو تفریق کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال 6: کیا عدالت سے لیا ہوا خلع معتبر ہے؟

جواب: خلع انتہائی ضرورت کے وقت عورت شوہر سے کہے مجھے خلع دے دو میں مہر معاف کرتی ہوں، اس نے کہہ دیا اور مرد نے قبول کر لیا یا منظور کر لیا، خلع ہوگئی چاہے زبانی کہے یا تحریراً یا تحریر پر دستخط کر دے خلع ہو جائے گی اگر شوہر نہ منظور کرے تو خلع نہ ہوگی اگر چہ عدالت سے لی گئی ہو۔ جبراً شوہر سے کی گئی خلع بھی معتبر ہے، عدالت عورت کو مظلوم سمجھتی ہے تو اس کے پاس پاور ہے شوہر کو عدالت میں حاضر کر کے خلع کا اقرار کرائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے عملاً کر کے دکھایا، یک طرفہ فیصلہ صادر نہ کرے۔

سوال 7: کیا غصے میں طلاق نہیں ہوتی؟

جواب: نکاح خوشی میں ہوتا ہے اور طلاق غصے میں ہی ہوتی ہے۔

سوال 8: کیا عورت نکاح میں ہوتے ہوئے عارضی طور پر حرام ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں جب عورت حیض (Menses) کے دنوں میں ہو یا بچے کی ولادت کے ۴۰ دن کے عرصہ میں ناپاکی کے دنوں میں ہو حرام ہو جاتی ہے پاک ہونے پر حلال ہوتی ہے۔

سوال 9: کیا کفر یہ جملہ منہ سے مرد یا عورت نکال لے تو نکاح پر اثر پڑے گا؟

جواب: جی ہاں نکاح ٹوٹ جائے گا تو بہ استغفار اور دوبارہ دوگواہوں کے سامنے نکاح کرنا ہوگا۔

سوال 10: کون سے نسبی رشتے اور سسرالی رشتے اہم ہیں جس میں میاں بیوی کو محتاط رہنا چاہئے؟

جواب: جو نسبی یا سسرالی رشتے اہم ہیں وہ یہ ہیں، باپ بیٹی کا رشتہ، ساس اور داماد کا رشتہ، سسر اور بہو کا رشتہ، سوتیلی ماں کا رشتہ سوتیلے لڑکے سے اور سوتیلے باپ کا رشتہ سوتیلی لڑکی سے، یہ رشتے بہت اہم ہیں ایک دوسرے کو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے، ایک دوسرے کو بدنیت سے چھونے سے دونوں ایک دوسرے پر دائمی حرام ہو جاتے ہیں اگر غلط حرکت ہو جائے سوائے طلاق دینے کے کوئی چارہ نہیں ہے۔

سوال 11: کیا طلاق کیلئے عورت کا سننا اور گواہ بنانا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں، عورت نہ بھی سنے تو بھی طلاق ہو جائے گی، گواہ نہ بنائے تو بھی طلاق ہو جاتی ہے، گواہ بنانا دونوں کے حق میں بہتر اور مستحب ہے۔

سوال 12: کیا مرد اور عورت کو شادی کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں، جب مرد کو یقین ہے کہ عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے گا تو اس کے لئے شادی کرنا منع ہے،

اسی طرح عورت سمجھتی ہے کہ وہ شوہر کے حقوق ادا نہیں کر سکے گی تو اسے بھی شادی کرنا جائز نہیں، ایک صحابیہ نے آپ ﷺ سے عرض کی، شوہر کے حقوق کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، کہ اگر شوہر کا جسم پیپ سے بھر جائے اور تو منہ سے چاٹے، صاف کرے پھر بھی اس کا حق ادا نہ ہوگا، عورت نے کہا میں اتنا عظیم حق انجام دینے کے قابل نہیں ہوں میں شادی نہ کروں تو کوئی گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں جب کہ تو گناہ سے بچے۔

سوال 13: کون کونسی عورتیں حرام ہیں؟

جواب: والدہ، بیٹی، دادی، پردادی، اور اوپر تک، نانی، پر نانی اور اوپر تک، پھوپھی، بھتیجی، بھانجی، بھتیجی اور پھوپھی کو جمع کرنا، بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا، دو بہنیں ایک ساتھ جمع کرنا۔
دو ایسی عورتوں کو جمع کرنا کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو مرد تصور کیا جائے تو ان کا آپس میں نکاح حرام ہو، جیسے پھوپھی اور بھتیجی۔

سوال 14: رضاعت سے کون سی عورتیں حرام ہیں؟

جواب: رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی دادی، رضاعی پردادی اور اوپر تک، رضاعی نانی، رضاعی پر نانی اور اوپر تک، رضاعی بھتیجی، رضاعی بھانجی۔

سوال 15: سسرالی رشتے کون کون سے حرام ہیں؟

جواب: ساس، سسر، داماد، بہو، نانی ساس، دادی ساس، نانا سسر، دادا سسر۔



﴿ایک ماں کی اپنی بیٹی کو نصیحت﴾

☆ اگر وصیت کو اس لئے ترک کر دینا روا ہوتا کہ جس کو وصیت کی جا رہی ہے وہ خود عقلمند اور زیرک ہے تو

میں تجھے وصیت نہ کرتی۔

☆ لیکن وصیت غافل کیلئے یادداشت اور عقلمند کیلئے ایک ضرورت ہے۔

☆ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتیں مردوں کیلئے پیدا کی گئی ہیں اور مرد عورتوں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔

☆ اے میری نورِ نظر! آج تو اس فضا کو الوداع کہہ رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی۔

☆ آج تو اس نشیمن کو چھوڑ رہی ہے جس میں تو نے نشوونما پائی۔

☆ ایک ایسے آشیانے کی طرف جارہی ہے جسے تو نہیں جانتی۔

☆ ایک ایسے ساتھی کی طرف کوچ کر رہی ہے جس کو تو نہیں پہچانتی۔

☆ پس وہ تجھے نکاح میں لینے سے تیرا نگہبان اور مالک بن گیا ہے۔

☆ تو اس کے لئے فرمانبردار کنیز بن جا، وہ تیرا وفادار بن جائے گا۔

☆ اے میری لختِ جگر! اپنی ماں سے ۹ باتیں یاد کر لے یہ تیرے لئے قیمتی سرمایہ اور مفید یادداشت ثابت

ہوں گی۔

(۱) سنگتِ قناعت سے دائمی بنے گی اور باہمی میل جول اس کی بات سننے اور اس کا حکم بجالانے سے پُر

مسرت ہوگا۔

(۲) جہاں جہاں اس کی نگاہ پڑتی ہے اس جگہ کا خاص خیال رکھ اور جہاں جہاں اس کی ناک سونگھتی ہے

اس کے بارے میں محتاط رہ تاکہ اس کی نگاہ تیرے جسم اور لباس کے کسی ایسے حصے پر نہ پڑے جو بدنما اور غلیظ ہو اور تجھ سے اسے بدبو نہ آئے بلکہ خوشبو سونگھے، اس بات کا خاص خیال رکھنا۔

(۳) اس کے کھانے کے وقت کا خاص خیال رکھنا اور جب وہ سوئے اس کے آرام میں مخل نہ ہونا، کیونکہ

بھوک کی حرارت شعلہ بن جایا کرتی ہے اور نیند میں خلل اندازی بغض کا باعث بن جاتی ہے۔

(۴) اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا اس کی ذات کی، اس کے نوکروں کی اور اس کے عیال کی ہر طرح

خبرگیری کرنا۔

(۵) اس کے راز کو افشاء مت کرنا، اس کی نافرمانی مت کرنا، اگر تو اس کے راز کو افشاء کرے گی تو اس کے

غدر سے محفوظ نہ رہ سکے گی اور اگر اس کے حکم کی نافرمانی کرے گی تو اس کے سینہ میں تیرے بارے میں غیظ و غضب

بھرجائے گا۔

(۶) جب وہ غمزدہ اور افسردہ ہو تو خوشی کے اظہار سے اجتناب کر اور جب وہ شاداں و فرحاں ہو تو اس کے سامنے منہ بسور کر مت بیٹھنا، پہلی خصلت آداب زوجیت کی ادائیگی میں کوتاہی ہے اور دوسری خصلت اول کو مکدر کر دینے والی ہے۔

(۷) جتنا تم سے ہو سکے اس کی تعظیم بجالانا وہ اسی قدر تمہارا احترام کرے گا۔

(۸) جس قدر تم اس کی ہم نوار ہوگی اتنی ہی قدر وہ تمہیں اپنا رفیق حیات بنائے رکھے گا۔

(۹) اچھی طرح جان لو تم جس چیز کو پسند کرتی ہو اسے نہیں پاسکتی جب تک تم اس کی رضا کو اپنی رضا پر اور اس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دو خواہ وہ بات تمہیں پسند ہو یا نا پسند۔

اے بیٹی! اللہ تیرا بھلا کرے۔



﴿دعا﴾

اللهم وفقنا لطاعتك وطاعة حبیبك المكرم صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم
واهدنا السداد فى القول والفعل واسدد امورنا كلها والهم واجعلنى مغفورین: آمین

مرتب

شیخ الحدیث محمد اسماعیل ضیائی غفرلہ (دارالعلوم امجدیہ)

﴿حدیث مبارکہ﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ الطَّلَاقُ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمام حلال چیزوں میں طلاق سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

(ابو داؤد شریف: کتاب الطلاق: باب کراہیۃ الطلاق: صفحہ: ۳۷۹:

رقم الحدیث: ۲۱۷۸، مکتبۃ المعارف ریاض)

آپ ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان پر

دارالمبرور

لِلطَّبَائِبِ عَزَّ وَتَنَزَّاهُ التَّوَنُّوُوعُ

کی نئی پیشکش

شُمُولُ الْإِسْلَامِ لِأَصُولِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ

تصنیف

شیخ الاسلام والمسلمین ، امام اہل سنت

علامہ شاہ احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمۃ القوی

ترجمہ، تحقیق و تخریج

محقق اہل سنت علامہ ابو محمد اعجاز احمد القادری الاولیٰ

پیش کش

پروفیسر محمد آصف خان علیہ القادری

موبائل 0333-2153112

ہدیہ -/50 روپے